

223764 - تمتع کرنے والے نے قربانی کے عوض میں حج کے دوران تین روزے نہیں رکھے اور مکہ سے چلا گیا۔

سوال

اس شخص کا کیا حکم ہے جو حج کی قربانی کے عوض میں رکھے جانے والے روزے عشرہ ذو الحجہ گزر جانے کے بعد رکھے اور وہ سمجھتا تھا کہ: (ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ) کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینے میں روزے رکھنے ہیں، وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ روزے حج کے دنوں میں رکھنے ہیں، اس شخص نے یہ تین روزے مکہ سے اپنے علاقے میں چلے جانے کے بعد بقیہ سات روزوں کے ساتھ رکھے ہیں، واضح رہے کہ اس نے ان روزوں کا اتنا مؤخر کیا کہ حج کا مہینہ بھی ختم ہو گیا تھا۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

فقہائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حج تمتع کرنے والا شخص اگر ہدی کا جانور نہ پائے تو وہ حج میں تین روزے رکھے اور سات روزے گھر واپس آ کر رکھے، اس کی دلیل فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

(فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ)

ترجمہ: پس جو شخص [قربانی] نہ پائے تو تین روزے حج کے ایام میں اور سات روزے جب تم واپس آ جاؤ، یہ مکمل دس روزے ہیں۔ [البقرة: 196] انتہی

ماخوذ از: "الموسوعة الفقهية" (14 / 12-13)

دوم:

واجب یہی ہے کہ تین روزے ایام تشریق سے مؤخر نہ ہوں، اس بارے میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ایام تشریق میں تین روزے رکھنا جائز ہے، اور ایام تشریق ذو الحجہ کی 11، 12 اور 13 تاریخ کو کہتے ہیں، اسی طرح ایام تشریق سے پہلے لیکن عمرے کا احرام باندھنے کے بعد بھی رکھ سکتا ہے، یہ بھی جائز ہے کہ یہ تین روزے تسلسل کے ساتھ یا الگ الگ رکھے، لیکن ایام تشریق سے مؤخر نہ کرے، جبکہ بقیہ سات دن اس وقت رکھے گا جب حاجی اپنے اہل خانہ میں واپس لوٹ آئے گا، یہ سات روزے بھی مسلسل یا الگ الگ رکھے جا سکتے ہیں" انتہی

"مجموع فتاویٰ و رسائل ابن عثیمین" (24 / 376)

اگر حج کے تین دنوں میں روزے نہیں رکھ سکا تو اس پر ان روزوں کی قضا ہے چاہے عذر کی بنا پر روزے چھوڑے یا بغیر عذر کے، البتہ بغیر عذر کے روزے ترک کرنے پر اس نے برا عمل کیا ہے اسے اپنے اس عمل کی اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی ہو گی، اپنے کیے پر پشیمان ہو اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عزم بھی کرے۔

دائمى فتوىٰ كمىثى كے علمائے كرام كہتے ہيں:

"اگر حج تمتع كرنے والا قربانى ذبح كرنے كى استطاعت نہ ركھے اور نہ ہي ان دنوں ميں روزے ركھ پائے تو وہ بعد ميں يہ روزے ضرور ركھے گا چاہے اپنے وطن واپس آ كر ركھے" انتہي
 "فتاوىٰ اللجنة الدائمة" (410 / 10)

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

"جو شخص دوران حج ركھے والے تين روزے بغير عذر كے اتنے مؤخر كر ديتا ہے كہ حج كے ايام گزر جاتے ہيں تو كيا اس پر فديہ لازم ہے؟ صحيح بات يہ ہے كہ: اس پر فديہ لازم نہيں ہے۔ البتہ بعض فقہائے كرام كے اس معاملے ميں موقف پر تعجب ہوتا ہے كہ وہ فديہ لازم قرار ديتے ہيں، حالانكہ اس شخص كے پاس فديہ نہيں ہے، بلكہ اس كے پاس قربانى كى استطاعت نہ ہونے كى وجہ سے روزے واجب ہوئے تھے! تو ہم كہتے ہيں كہ: يہ تين روزے ايام حج ميں ركھنا ضرورى ہيں، ليكن اگر كوئى شخص ان روزوں ميں تاخير كا شكار ہو جاتا ہے خصوصاً اگر تاخير كسى شرعى عذر كى بنا پر ہو تو پھر وہ رمضان كى طرح ان روزوں كى بھى قضا دے گا" انتہي
 "الشرح الممتع" (180 / 7)

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ سے يہ بھى پوچھا گيا تھا:

"ايك شخص نے حج تمتع كيا اور خيمے ميں آگ لگ گئى جس كى وجہ سے اس كا سامان اور نقدى رقوم سب خاكستر ہو گئیں تو وہ قربانى نہيں كر سكا، تو كيا اب اس پر كچھ لازم ہے؟"

تو انہوں نے جواب ديا:

"ہميں نہيں معلوم كہ اس بھائى نے كيا كيا ہوگا؟ روزے ركھے تھے اس نے؟ كيونكہ آگ تو آٹھ تاريخ كو لگى تھى، تو دس تاريخ آنے پر اس كے پاس پيسے نہيں ہوں گے، تو وہ روزے ركھ سكتا تھا: گيارہ، بارہ، اور تيرہ تاريخ كے، نيز جب اپنے گھر واپس آتا تو بقیہ سات روزے ركھ سكتا تھا؛ كيونكہ فرمانِ بارى تعالىٰ ہے:

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ [البقرة: 196]

ترجمہ: پس جو شخص عمرے كے ساتھ حج كا فائدہ بھى اٹھائے تو وہ ميسر قربانى كر دے اور جو نہ پائے تو تين روزے حج كے ايام ميں اور سات روزے جب تم واپس آ جاؤ۔ [البقرة: 196]

لہذا جب اس نے ایسا نہيں كيا تو اب اللہ كے حضور توبہ كرے اور گھر جا كر دس روزے ركھے، تين قضا كے طور

پر اور سات ادا کے طور پر۔"

انتہی ازمجموع فتاوی و رسائل ابن عثیمین" (208 / 22)

اسی طرح دائمی فتوی کمیٹی کے علمائے کرام سے پوچھا گیا:

"میں نے کئی سال پہلے فریضہ حج ادا کیا تھا لیکن میں نے عید کے دن قربانی نہیں کی تھی؛ کیونکہ میرے پاس پیسے تھوڑے تھے، تو مجھے کہا گیا کہ: میں ایام حج میں تین روزے رکھوں گا اور سات روزے اپنے وطن واپس جانے کے بعد رکھوں گا، لیکن میں اس بات کو بھول گیا اور حج کے ایام میں تین روزے نہیں رکھ سکا، اسی طرح واپس آ کر بھی میں نے سات روزے نہیں رکھے، تو اب کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے۔"

تو انہوں نے جواب دیا کہ:

"اگر آپ نے حج اور عمرہ دونوں اکٹھے کئے تھے [یعنی حج تمتع یا قران کیا تھا] تو آپ پر اپنے علاقے میں دس روزے رکھنا واجب ہے۔" انتہی

"فتاوی اللجنة الدائمة" (388 / 11)

اب چونکہ آپ نے دس روزے رکھ لیے ہیں تو اس طرح آپ نے اپنے ذمہ دس روزے چکا دیئے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عبادات قبول فرمائے۔

واللہ اعلم۔